

روم وژن قائم کرتا ہے - نمبر چار

پرانے تنازعات کا احیا: ایڈونٹ ازم میں نبوت کی تعبیر پر معرکہ آرائی

Jeff Pippenger

2024-08-08

ہمیں پہلے ہی خبردار کیا گیا ہے کہ "پرانے تنازعات" آخری دنوں میں دوبارہ سر اٹھائیں گے۔

"تاریخ اور نبوت میں خدا کا کلام حق اور باطل کے درمیان طویل عرصے سے جاری کشمکش کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ کشمکش اب بھی جاری ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے، وہ دوبارہ دہرایا جائے گا۔ پرانے تنازعات پھر سے زندہ کیے جائیں گے، اور نئے نظریات مسلسل ابھرتے رہیں گے۔" منتخب پیغامات، کتاب 2، 109.

میشہ وہ پرانے تنازعات جدید روم کے کردار کو کمزور کرنے کی شیطانی کوشش تھی، کیونکہ آخری ایام کی پاپائی روم ہی رؤیا کو قائم کرتی ہے۔ اس حقیقت کی ایڈونٹزم کی تاریخ میں کئی مثالیں ہیں۔ پہلی مثال پروٹسٹنٹوں اور میلرائٹس کے درمیان وہ تنازعہ تھا جس کی عکاسی 1843 کے پاپونیر چارٹ پر کی گئی تھی۔ مقدس 1843 پاپونیر چارٹ پر وہ واحد حوالہ — جس کے بارے میں کہا گیا کہ "خداوند کی طرف سے ہدایت کی گئی تھی اور اسے تبدیل نہیں کرنا چاہیے" — جو خدا کے کلام کی کسی نبوی سچائی کا براہ راست حوالہ نہ تھا، وہ اسی دور کے پروٹسٹنٹوں کے ساتھ میلرائٹس کے تنازعے کی نمائندگی تھی۔ پروٹسٹنٹوں نے دانیال باب گیارہ، آیت چودہ کے "تیری قوم کے لٹیرے" کو انطیوخس ایپیفینیس قرار دیا، جبکہ میلرائٹس جانتے تھے کہ وہ روم تھا۔

164 انطیوخس ایپیفانوس کی موت، جو ظاہر ہے کہ شہزادوں کے شہزادے کے خلاف کھڑا نہیں ہوا، کیونکہ شہزادوں کے شہزادے کی پیدائش سے 164 سال پہلے ہی وہ مر چکا تھا۔ 1843 پاپونیر چارٹ۔

اس کے بعد دانی ایل کے باب گیارہ میں 'شمال کا بادشاہ' کی درست شناخت کے بارے میں جیمز وانٹ اور یوریاہ اسمتھ کے درمیان تنازع پیدا ہوا۔ جیمز نے دانی ایل باب گیارہ کی آخری آیات میں 'شمال کا بادشاہ' کو پاپائی روم، یا جیسا کہ میں اسے کہتا ہوں، جدید روم کے طور پر درست طور پر شناخت کیا۔ اسمتھ نے یہ استدلال کیا کہ دانی ایل باب گیارہ، آیت چھتیس کا 'شمال کا بادشاہ' لامذہب فرانس تھا۔

آیت 36. اور بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق کرے گا؛ اور وہ اپنے آپ کو بلند کرے گا اور پر خدا سے بڑھ کر اپنے آپ کو بڑا کرے گا، اور خداؤں کا خدا کے خلاف عجیب باتیں کہے گا، اور جب تک قہر پورا نہ ہو جائے وہ کامیاب رہے گا؛ کیونکہ جو ٹھہرایا گیا ہے وہ پورا ہوگا۔

یہاں بیان کردہ بادشاہ وہی قوت مراد نہیں ہو سکتی جس کا آخری بار ذکر ہوا تھا؛ یعنی پاپائی قوت؛ کیونکہ اگر ان علامات کو اس قوت پر منطبق کیا جائے تو وہ درست ثابت نہیں ہوتیں۔ یوریاہ اسمتھ، دانی ایل اور مکاشفہ، 292.

سمتھ نے یہ کہہ کر اپنی "ذاتی تعبیر" داخل کی: "یہاں متعارف کرایا گیا بادشاہ وہی قوت ظاہر نہیں کرتا جس کا آخری بار ذکر ہوا تھا، یعنی پاپائی قوت؛ کیونکہ اگر ان اوصاف کو اس قوت پر منطبق کیا جائے تو وہ صادق نہیں آتیں۔" خدا کا کلام کبھی ناکام نہیں ہوتا، اور کسی انسانی مفروضے سے عبارت کی واضح نحوی ساخت کا انکار کرنا نحوی اعتبار سے غلط ہے۔ آیت میں "اور بادشاہ" کہا گیا ہے، جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جس بادشاہ کی نشان دہی ہو رہی ہے وہی بادشاہ ہے جس کی نمائندگی پچھلی عبارت میں کی گئی تھی۔ نئے بادشاہ کی کوئی شہادت نہیں، اور سمتھ تصدیق کرتا ہے کہ "وہی قوت جس کا آخری بار ذکر ہوا تھا" دراصل "پاپائی قوت" تھی۔ وہ اپنی کتاب میں تسلیم کرتا ہے

کہ آیت اکتیس سے آیت پینتیس تک مراد پاپائی قوت ہے، اور چونکہ آیت چھتیس میں نئے بادشاہ کی نشان دہی کے لیے کوئی نحوی شہادت موجود نہیں، اس لیے وہ محض یہ دعویٰ کرتا ہے کہ آیت پینتیس کے بعد والی آیات پاپائی قوت کی نبوی خصوصیات کی نمائندگی نہیں کرتیں۔ چنانچہ وہ فرانس کے بارے میں اپنی رائے داخل کر دیتا ہے۔

جب سمتھ آیت چالیس پر گفتگو کرتا ہے تو اس کی ذاتی تعبیر کے ساتھ اس نے جو ناقص نبوتی بنیاد قائم کی ہے، وہ اسے ایک تین طرفہ جنگ کی نشاندہی کرنے پر مجبور کرتی ہے، جس کے قیاسات کے مطابق 'بادشاہ جنوب' مصر ہے، جو آیت میں فرانس کے خلاف 'دھکا دیتا ہے'، اور ترکی کو وہ 'بادشاہ شمال' قرار دیتا ہے جو فرانس کے خلاف بھی آتا ہے۔ یہ اضافی انسانی تعبیر ایک ایسا نبوتی نمونہ بناتی ہے جس میں سمتھ ایک حرفی آرمیگیڈن کی نشاندہی کرتا ہے، جہاں ترکی یروشلم کی جانب پیش قدمی کرتا ہے، جو میکائیل کے کھڑے ہونے پر انسانی آزمائشی مہلت کے خاتمے کی علامت ٹھہرتی ہے۔ ایڈونٹزم کی تاریخ میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں ایسی تطبیق کے مغالطے کی درست نشاندہی کی گئی ہے۔

اس مضمون کا مقصد یوریاہ اسمتھ کی ذاتی تعبیر کے نتائج پر بحث کرنا نہیں، بلکہ صرف اُس تنازعے کی نشاندہی کرنا ہے جو اُس وقت پیدا ہوا جب اُس نے اپنی ذاتی تعبیر کی ترویج شروع کی، کیونکہ جب جیمز وائٹ نے اُس کے مغالطہ آمیز نظریے کی مخالفت کی تو یہ ایڈونٹزم میں تنازع کا ایک اور پہلو بن گیا، جہاں روم کی صحیح تعیین پر ایک غلط اطلاق کے ذریعے حملہ کیا گیا۔

کتاب دانی ایل میں "daily" "daily" کے بارے میں ایک طویل المدت تنازع بھی تھا، جب لاودکیائی ایڈونٹسٹوں نے مرتد پروٹسٹنٹ نقطہ نظر اختیار کر لیا، جس میں "daily" "daily" کو مسیح کی مقدس گاہ کی خدمت قرار دیا گیا، جو اس قائم شدہ بنیادی حقیقت کے منافی تھا کہ "daily" "daily" بت پرست روم کی علامت تھا۔

پھر میں نے 'روزانہ' (دانی ایل 8:12) کے بارے میں دیکھا کہ لفظ 'قربانی' انسانی حکمت سے شامل کیا گیا تھا اور وہ متن کا حصہ نہیں، اور یہ کہ خداوند نے اس کی صحیح فہم اُنہیں دی جنہوں نے عدالت کے وقت کی پکار بلند کی۔ جب 1844 سے پہلے اتحاد موجود تھا، تو تقریباً سب 'روزانہ' کے صحیح نظریے پر متفق تھے؛ لیکن 1844 کے بعد پیدا ہونے والی الجھن میں دوسری آرا اختیار کر لی گئیں، اور تاریکی اور الجھن لاحق ہوئیں۔ 1844 کے بعد سے وقت آزمائش نہیں رہا، اور وہ آئندہ کبھی آزمائش نہ ہوگا۔ ابتدائی تحریرات، 74۔

وقت انجام میں، 1989 میں، جب دانیال باب گیارہ کی آخری چھ آیات کی مہر کھول دی گئی، تو شمال کا بادشاہ اُس وقت پاپائی روم کے طور پر پہچانا گیا، بالکل اسی طرح جیسے جیمز وائٹ نے قبل ازیں یوریاہ اسمتھ کے ساتھ اپنی بحث میں اس کی نشاندہی کی تھی۔ وائٹ نے اسمتھ کے مغالطے کی نشاندہی کرتے ہوئے "خط پر خط" کے طریقہ کار کو لاگو کیا تھا۔ وائٹ نے دلیل دی کہ اگر دانیال باب دو میں نمائندگی کی گئی آخری طاقت، اور دانیال باب سات میں نمائندگی کی گئی آخری طاقت، اور دانیال باب آٹھ میں نمائندگی کی گئی آخری طاقت سب کی سب روم تھیں، تو تین خطوط شہادت کی بنا پر دانیال باب گیارہ میں جو طاقت اپنے انجام کو پہنچتی ہے وہ روم ہے، نہ کہ اسمتھ کا یہ دعویٰ کہ وہ ترکی ہے۔

تیسرے فرشتے کی نبوی تحریک جو 1989 میں شروع ہوئی، 11 ستمبر 2001 کے فوراً بعد یونیل باب اول کے بارے میں ایک تنازعے سے دوچار ہوئی۔ پہلی پانچ آیات میں دو گواہ ملتے ہیں، پہلے نسلوں کے، پھر کیڑوں کے، جو روم کی طرف سے ایڈونٹزم پر مسلط کی گئی تدریجی تباہی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اشعیا کے مطابق نبوت میں "نشہ باز" وہ "استہزا کرنے والے مرد ہیں جو یروشلم پر حکومت کرتے ہیں۔" وہ چوتھی اور آخری نسل میں جاگ اٹھتے ہیں۔ یہ تدریجی تباہی روحانی تباہی ہے، کیونکہ یہ ایام آخر کے

یروشلم سے مخاطب ہے، اور 1863 کی بغاوت کے بعد سے لاؤدیقیہ کے سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بتدریج روم کی تعلیمات کو اپناتے گئے۔

خداوند کا کلام جو یوایل بن پتوایل کے پاس آیا۔ اے بزرگو، یہ سنو، اور اے سرزمین کے سب باشندو، کان لگاؤ۔ کیا یہ تمہارے دنوں میں ہوا ہے، یا تمہارے باپ دادا کے دنوں میں؟ اسے اپنے بچوں کو سناؤ، اور تمہارے بچے اپنے بچوں کو سنائیں، اور ان کے بچے ایک اور نسل کو۔ جو کچھ کترنے والے کیڑے نے چھوڑا تھا اسے ٹڈی نے کھا لیا؛ اور جو کچھ ٹڈی نے چھوڑا تھا اسے کھانے والے کیڑے نے کھا لیا؛ اور جو کچھ کھانے والے کیڑے نے چھوڑا تھا اسے سنڈی نے کھا لیا۔ اے شرابیوں، جاگو اور روؤ؛ اور اے مے پینے والو سب، نوحہ کرو، نئی مے کے سبب، کیونکہ وہ تمہارے منہ سے کٹ گئی ہے۔ یوایل 1:1-5۔

جب نیویارک شہر کی عظیم عمارتیں ڈھ گئیں، تو یہ سمجھا گیا کہ اس وقت "آخری بارش" کے "چھینٹے" پڑنے لگے، اور یہ کہ حقیق کے باب دوم کا تنازع، جو میلرائٹ تاریخ میں پورا ہوا تھا، ایک بار پھر جاری ہو گیا۔ تنازع درست نبوتی طریقہ کار کے بارے میں تھا۔

میں اپنی چوکی پر کھڑا رہوں گا، اور برج پر اپنے آپ کو قائم کروں گا، اور دیکھتا رہوں گا کہ وہ مجھ سے کیا کہے گا، اور جب مجھے ملامت کی جائے تو میں کیا جواب دوں گا۔ تب خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا، رؤیا لکھ لے، اور اسے تختیوں پر صاف صاف لکھ، تاکہ پڑھنے والا دوڑتا ہوا بھی اسے پڑھ سکے۔ کیونکہ یہ رؤیا ابھی مقررہ وقت کے لیے ہے، مگر انجام پر یہ بولے گی اور جھوٹ نہ بولے گی؛ اگرچہ دیر لگے، اس کا انتظار کر، کیونکہ وہ ضرور آئے گی، وہ دیر نہ کرے گی۔ دیکھ، جو شخص مغرور ہے، اس کی جان اس میں راست نہیں؛ لیکن راست باز اپنے ایمان سے زندہ رہے گا۔ بلکہ یہ بھی کہ مے کے باعث وہ خطاکار ہے؛ وہ مغرور آدمی ہے، اپنے گھر میں ٹھہرتا نہیں؛ اس کی خواہش پاتال کی مانند بڑھتی ہے، اور وہ موت کی طرح ہے، اور سیر نہیں ہوتا؛ بلکہ وہ سب قوموں کو اپنے پاس جمع کرتا ہے، اور سب لوگوں کو اپنے لیے اکٹھا کر لیتا ہے۔ حقیق ۱:۱-۵۔

حقیق باب دوم کی آزمائش ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کی آزمائش کا نمونہ تھی جو اُس وقت شروع ہوئی جب مکاشفہ باب اٹھارہ کا زور آور فرشتہ 11 ستمبر 2001 کو نازل ہوا۔ پھر ایک تنازعہ شروع ہوا اُن کے درمیان جو ایڈونٹزم کی ان بنیادوں پر قائم رہے جن کی نمائندگی 1843 کے پاپونیر چارٹ پر کی گئی تھی، اور اُن کے درمیان جو حقیق میں "شراب کے سبب سرکشی" کرتے ہیں اور جو یوایل کے "شرابی" تھے، جو پھر "جاگ اٹھے"، مگر اُن کے "منہ" سے "نئی مے" کٹ گئی۔

آیت اول میں عبرانی لفظ "reproved" کے معنی "بحث کی گئی" ہیں۔ ملیرائٹ نگہبانوں کو دی گئی دلیل کو 1843 کے ابتدائی چارٹ پر پیش کیا گیا، جو ان آیات کی تکمیل میں مئی 1842 میں تیار ہوا تھا۔ ایک طبقہ جو اپنے ایمان سے جیتا تھا، اس دور کے پیشگوئی پر مبنی موجودہ حق کے پیغام کے سلسلے میں اس دوسرے طبقے کے ساتھ نزاع میں تھا جو شراب کے سبب تجاوز کرتا تھا۔ وہ یوایل کے شرابی ہیں جو جاگتے ہیں تو پاتے ہیں کہ شراب—جو تعلیم کی علامت ہے—ان کے منہ سے کٹ گئی ہے۔ وہ یسعیاہ کے افرائیم کے شرابی ہیں جو یروشلم پر حکومت کرتے ہیں اور مہربند کتاب کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

خرابی ہے غرور کے تاج پر، افرائیم کے شرابیوں پر، جن کی شاندار زیبائی ایک مرجھاتا ہوا پھول ہے، جو شراب سے مغلوب لوگوں کی زرخیز وادیوں کے سر پر ہے! دیکھو، خداوند کے پاس ایک زور آور اور قوی ہے، جو اولوں کے طوفان اور ہلاک کرنے والی آندھی کی مانند، زور آور پانیوں کے امڈتے ہوئے سیلاب کی طرح، ہاتھ سے اسے زمین پر پٹک دے گا۔ غرور کا تاج، افرائیم کے شرابی، پاؤں تلے روندے جائیں گے۔ . . . ٹھہر جاؤ اور حیران ہو؛ چلاؤ اور چلاؤ؛ وہ نشے میں ہیں مگر مے سے نہیں؛ وہ لڑکھڑاتے ہیں مگر نشہ آور مشروب سے نہیں۔ . . . پس خداوند کا کلام سنو، اے ٹھٹھا کرنے والو، جو یروشلم میں اس قوم پر حکومت کرتے ہو۔ کیونکہ خداوند نے تم پر گہری نیند کی روح آندیلی ہے اور تمہاری آنکھیں بند کر دی ہیں: انبیا اور تمہارے حاکم، رویا بین، اس نے ڈھانپ دیے ہیں۔ اور سب کی رویا

تمہارے لیے اُس مہرشدہ کتاب کے الفاظ کی مانند ہو گئی ہے جسے لوگ کسی عالم کے حوالے کرتے ہیں اور کہتے ہیں، براہ کرم اسے پڑھ؛ وہ کہتا ہے، میں نہیں پڑھ سکتا، کیونکہ یہ مہرشدہ ہے۔ اور وہ کتاب اُس کے حوالے کی جاتی ہے جو ناخواندہ ہے، اور کہا جاتا ہے، براہ کرم اسے پڑھ؛ وہ کہتا ہے، میں ناخواندہ ہوں۔ اشعیاہ 1:28-3، 14؛ 9:29-12۔

حقوق کی وہ بحث جو افرائیم کے شرابیوں اور اُن لوگوں کے درمیان ہے جو خدا کے نبوی کلام پر ایمان کے ساتھ چلتے ہیں، یسعیاہ کی شہادت میں واضح طور پر درست بمقابلہ نادرست طریقہ کار پر بحث کے طور پر متعین کی گئی ہے، کیونکہ یسعیاہ واضح کرتا ہے کہ "خط بہ خط" کا یہی طریقہ کار افرائیم کے شرابیوں کو ٹھوکر کھلاتا ہے اور انہیں موت کے عہد میں داخل کر دیتا ہے۔

لیکن وہ بھی شراب کے سبب سے بہک گئے ہیں اور قوی شراب سے راہ سے بھٹک گئے ہیں؛ کاہن اور نبی قوی شراب سے خطا کر گئے ہیں، شراب نے انہیں نگل لیا ہے، وہ قوی شراب کے باعث راستے سے ہٹ گئے ہیں؛ وہ رویا میں غلطی کرتے ہیں، وہ عدالت میں ٹھوکر کھاتے ہیں۔ کیونکہ سب میزبیں قے اور گندگی سے بھری پڑی ہیں، یہاں تک کہ کوئی جگہ صاف نہیں۔ وہ کس کو دانش سکھائے، اور کس کو تعلیم سمجھائے؟ کیا اُن کو جو دودھ سے چھڑائے گئے ہیں، جو پستانوں سے الگ کیے گئے ہیں؟ کیونکہ حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں تھوڑا، اور وہاں تھوڑا۔ کیونکہ وہ ہکلانے والے ہونٹوں اور ایک دوسری زبان کے ساتھ اس قوم سے کلام کرے گا۔ جن سے اس نے کہا، یہ وہ آرام ہے جس سے تم تھکے ماندوں کو آرام دے سکتے ہو؛ اور یہ تازگی ہے؛ تو بھی انہوں نے سننا نہ چاہا۔ پس خداوند کا کلام اُن کے لئے حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں تھوڑا، اور وہاں تھوڑا بن گیا، تاکہ وہ جائیں اور پیچھے کی طرف گر پڑیں، اور ٹوٹ جائیں، اور پھنسیں، اور پکڑے جائیں۔ اس لئے خداوند کا کلام سنو، اے ٹھٹھا کرنے والو، جو اس قوم پر حکومت کرتے ہو جو یروشلم میں ہے۔ کیونکہ تم نے کہا ہے، ہم نے موت کے ساتھ عہد باندھا ہے، اور پاتال کے ساتھ ہم نے سمجھوتہ کیا ہے؛ جب اومندتا ہوا کوڑا گزرے گا تو وہ ہم تک نہیں پہنچے گا؛ کیونکہ ہم نے جھوٹ کو اپنی پناہ گاہ بنا لیا ہے، اور فریب کے نیچے ہم نے اپنے آپ کو چھپا رکھا ہے۔ اشعیاہ ۷:۲۸-۱۵۔

پھر اشعیاہ اس کی نشاندہی کرتا ہے کہ خدا نے حقوق کے قضیے میں کیا رکھا تھا جو شرابیوں پر فیصلہ لے آتا، اور وہ سنگ بنیاد تھا، یعنی احبار باب چھبیس کے 'سات زمانے'، جو وقت کی پہلی پیشگوئی تھی جسے جبرائیل اور فرشتوں نے ولیم ملر کو سمجھنے کی راہ دکھائی۔

پس خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھو، میں صیون میں بنیاد کے لیے ایک پتھر رکھتا ہوں—ایک آزمودہ پتھر، ایک قیمتی کونے کا پتھر، ایک پختہ بنیاد؛ جو ایمان لائے گا وہ گھبرائے گا نہیں۔ اور میں انصاف کو ریسمان اور صداقت کو شاقول ٹھہراؤں گا؛ اور اولے جھوٹ کی پناہ کو بہالے جائیں گے، اور پانی چھینے کی جگہ کو طغیانی کے ساتھ ڈھانپ لیں گے۔ اور تمہارا موت کے ساتھ عہد باطل ٹھہرے گا، اور دوزخ کے ساتھ تمہارا معاہدہ قائم نہ رہے گا؛ جب طغیان کرتا ہوا کوڑا گزرے گا، تو تم اس سے پامال کیے جاؤ گے۔ یسعیاہ 16:28-18۔

اس کے فوراً بعد کہ خداوند نے اپنی قوم کو پرانے راستوں کی طرف واپس لانا شروع کیا—جو 11 ستمبر 2001 سے شروع ہوا—اس تحریک میں شریک ایک گروہ نے یہ قرار دیا کہ یوایل کے چار کیڑے تیسری وائے میں اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جب "خط پر خط" کے طریق کار کو اُس آخری نسل میں خدا کے لوگوں کے سامنے کھول دیا گیا، تو ایک اہم نبوی قاعدہ پہچانا گیا۔ وہ قاعدہ نبوت کے سہ گانہ اطلاق کا ہے، مگر جس گروہ نے یہ طے کیا کہ یوایل کی چار نسلیں تیسری وائے میں اسلام کی نمائندگی کرتی ہیں، انہوں نے اپنے غلط اطلاق کو سہارا دینے کے لیے اسی قاعدے کو غلط طور پر لاگو کیا۔

پھر 2014 کے عرصے میں شیطان کو اس تحریک میں برطانیہ اور آسٹریلیا سے آنے والے ہم جنس پرستانہ "ووک" ایجنڈے کے ساتھ داخل ہونے دیا گیا، جس نے اپنے حملے کی بنیاد دانیال باب گیارہ، آیات ایک تا

پندرہ میں پیش کی گئی تاریخ کی غلط تعبیر پر رکھی۔ اس تحریک میں دراندازی کرنے اور اس پر حملہ کرنے والے ہم جنس پرستی کے حامی رہنماؤں نے بالآخر دعویٰ کیا کہ ایڈونٹسٹ تحریک کو روم کے پوپ سے معافی مانگنی چاہیے، کیونکہ اس نے مبینہ طور پر دجال، یعنی روم کے پوپ، پر جھوٹے الزامات لگائے تھے۔ اس حملے کا مقصد اس تحریک کو ختم کرنا تھا، اور خاص طور پر اسی عبارت (دانیال 11:1-15) کے بارے میں الجھن پیدا کرنا تھا جہاں "تمہاری قوم کے لٹیروں" کی شناخت کی گئی ہے۔

یہ تمام تنازعات شیطان کی طرف سے پاپائی روم کی علامت کو الجھانے کی ایک کوشش تھی۔ تاریخ کے سب سے دانا انسان کے بقول آفتاب کے نیچے کچھ بھی نیا نہیں۔ آج بھی تنازع پھر سے روم کی شناخت ہی پر مبنی ہے، جسے "تیری قوم کے لٹیروں" کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ نئی اور ذاتی تعبیر یہ دعویٰ کرتی ہے کہ "تیری قوم کے لٹیروں" سے مراد ریاست ہائے متحدہ ہے، اور اس طرح وہ بظاہر اس بات سے بے خبر ہیں کہ یہ بعینہ وہی تنازع ہے جو ملرائٹس اور پروٹسٹنٹس کے مابین اولین تنازع تھا، اور اس قدیم مقولے سے بھی جو سولہویں صدی کے مصنف جان ہیوڈ سے منسوب ہے، جس میں کہا گیا: "جو دیکھنا نہیں چاہتا اس سے زیادہ اندھا کوئی نہیں۔" اسی فقرے کی ایک اور شکل یہ ہے: "جو سننا نہیں چاہتا اس سے زیادہ بہرا کوئی نہیں۔" اکثر لوگوں کو شاید معلوم نہیں کہ یہ مقولہ ہیوڈ سے منسوب ہے، اور نہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہیوڈ کا یہ فقرہ بائبل کی ان آیات سے ماخوذ ہے جو یرمیاہ، یسعیاہ میں ملتی ہیں اور جنہیں عہد جدید میں یسوع نے نقل کیا ہے۔

اب یہ بات سنو، اے نادان اور بے فہم لوگو، جن کی آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں؛ جن کے کان ہیں مگر سنتے نہیں۔ یرمیاہ 5:21

یہ دانی ایل کے "شریر" اور متی کی "احمق کنواریاں" ہیں جو "علم میں اضافہ" کو نہیں سمجھتے۔ 1989 میں علم میں اضافہ بنیادی طور پر اس بات کی پہچان تھا کہ دانی ایل کے گیارہویں باب کی آخری چھ آیات پاپائی، یا جیسا کہ میں نے اسے نام دیا، جدید روم، کے آخری عروج اور زوال کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یہ آیات ریاستہائے متحدہ کی بھی نشاندہی کرتی ہیں، مگر صرف پاپائی قوت سے ریاستہائے متحدہ کے تعلق کے حوالے سے۔ "شریر" اور "احمق" کا تقابل "داناؤں" سے کیا گیا ہے، اور آخری دنوں کے دانا 1989 میں علم میں اضافے کی سمجھ رکھتے ہیں۔ احمق وہ ہیں جن کی آنکھیں تو ہیں مگر دیکھتے نہیں، اور کان ہیں مگر سنتے نہیں۔

اور میں نے خداوند کی آواز بھی سنی کہ وہ کہتا تھا، میں کس کو بھیجوں، اور ہماری طرف سے کون جائے؟ تب میں نے کہا، میں حاضر ہوں؛ مجھے بھیج۔ اور اس نے کہا، جا، اور اس قوم سے کہہ، سنو تو سہی، مگر سمجھو نہیں؛ اور دیکھو تو سہی، مگر ادراک نہ کرو۔ اس قوم کے دل کو موٹا کر، ان کے کان بھاری کر، اور ان کی آنکھیں بند کر؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اپنے کانوں سے سنیں، اپنے دل سے سمجھیں، اور رجوع کریں، اور شفا پائیں۔ یسعیاہ 6:8-10.

اشعیا کے باب چھ میں جن لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے، وہ وہی ہیں جو 11 ستمبر، 2001 کو آنے والے "truth" کے پیغام میں ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، کیونکہ اشعیا باب چھ اس عبارت کو اس وقت واقع ہونے کے طور پر نشان زد کرتا ہے جب "زمین خداوند کے جلال سے معمور ہے"۔ زمین خدا کے جلال سے منور ہو گئی جب مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ نازل ہوا، جب نیویارک شہر کی عظیم عمارتیں خدا کے ایک لمس سے گرا دی گئیں۔

جس سال بادشاہ عزیہا مرا، میں نے بھی خداوند کو دیکھا کہ وہ ایک تخت پر بیٹھا ہے، بلند اور سربلند، اور اس کا دامن ہیکل کو بھر رہا تھا۔ اس کے اوپر سرافیم کھڑے تھے؛ ہر ایک کے چہرے پر تھ: دو سے وہ اپنا چہرہ ڈھانپتا تھا، دو سے اپنے پاؤں ڈھانپتا تھا، اور دو سے اڑتا تھا۔ اور ایک نے دوسرے سے پکار کر کہا، قدوس، قدوس، رب الافواج؛ ساری زمین اس کے جلال سے معمور ہے۔ اور پکارنے والے کی آواز سے دروازے کی چوکھٹیں ہل گئیں، اور گھر دھوئیں سے بھر گیا۔ اشعیاہ 6:1-4.

سسٹر وائٹ فرشتے کے اعلان کو اس واقعے کے ساتھ جوڑتی ہیں جو اس وقت کی نشاندہی کرتا ہے جب مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ اپنے جلال سے زمین کو بھر دیتا ہے۔

"جب خدا اپنی قوم کے لیے پیغام دے کر اشعیاء کو بھیجنے ہی والا تھا، تو اس نے پہلے نبی کو یہ اجازت دی کہ وہ رویا میں مقدس کے اندر، قدس الاقداس کو دیکھے۔ اچانک یوں لگا کہ ہیکل کا دروازہ اور اندرونی پردہ اٹھا دیا گیا یا ہٹا لیا گیا، اور اسے اندر جھانکنے کی اجازت ملی، قدس الاقداس پر نگاہ ڈالنے کی، جہاں نبی کے قدم بھی وہاں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس کے سامنے ایک رویا ابھری کہ یہوواہ ایک بلند و بالا تخت پر بیٹھا ہے، اور اس کے جلال کا دامن ہیکل کو بھر رہا تھا۔ تخت کے گرد سرافیم تھے، گویا عظیم بادشاہ کے محافظ، اور وہ اپنے گرد کے جلال کی عکاسی کر رہے تھے۔ جب ان کے حمد و ثنا کے نغمے تعظیم کی گہری لے میں گونجے تو دروازے کے ستون لرز اٹھے، گویا زلزلہ آ گیا ہو۔ گناہ سے آلودہ نہ ہونے والے ہونٹوں سے ان فرشتوں نے خدا کی حمد و ثنا بلند کی۔ 'پاک، پاک، پاک، رب الافواج ہے،' وہ پکار اٹھے؛ 'تمام زمین اس کے جلال سے معمور ہے۔' [اشعیاء 6:1-8 دیکھیں۔]"

تخت کے گرد موجود سرافیم جب خدا کے جلال کو دیکھتے ہیں تو وہ ایسی تعظیمی ہیبت سے لبریز ہو جاتے ہیں کہ ایک لمحہ بھر کو بھی اپنے آپ پر اعجاب کی نظر نہیں ڈالتے۔ ان کی ستائش رب الافواج کے لیے ہے۔ جب وہ مستقبل کی طرف نگاہ کرتے ہیں، جب ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہوگی، تو فتح مندانہ ترانہ خوش آہنگ تسبیح میں ایک سے دوسرے تک گونجتا ہے: 'قدوس، قدوس، قدوس، رب الافواج ہے۔' Gospel Workers, 21

اشعیاء، جو 11 ستمبر 2001 کو شروع ہونے والے مہر بندی کے زمانے میں خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے، کو ایک پیغام دیا گیا کہ وہ ایسے لوگوں تک پہنچائے جن کی آنکھیں تو تھیں مگر دیکھنا نہیں چاہتے تھے، اور کان تھے مگر سننا نہیں چاہتے تھے۔ یسوع بطور الفا اور اومیگا ابتداء کے ذریعے چودہ لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے کے انجام کو واضح کرتا ہے۔ آخر میں پھر ایک پیامبر ہوگا، جس کی نمائندگی اشعیاء کرتا ہے، جو ایک ایسے لوگوں تک پیغام لے جائے گا جو دیکھنا اور سننا نہیں چاہتے۔ وہ پیغام چودہ لاکھ چوالیس ہزار کی حتمی تطہیر کا باعث بنے گا۔ یہ پیغام حق کے وہ کلمات ہیں جو خدا کی نبوی شہادت سے لائے جاتے ہیں۔ وہ نبوی شہادت وہی "روبا" ہے جو اس قوت کے ذریعے قائم کی جاتی ہے جس کی علامت "تیرے لوگوں کے لٹیڑے" ہے۔

اگلے مضمون میں ہم ان میں سے ہر ایک تنازعہ کو لے کر انہیں سطر بہ سطر انداز میں ایک دوسرے پر منطبق کریں گے۔ ملرائٹ کی لکیر، سمتھ اور وائٹ کی لکیر، "daily" کی لکیر، 1989 میں "شمال کے بادشاہ" کی لکیر، یویل کے حشرات کی لکیر اور موجودہ تنازعہ۔ چھ پرانے تنازعات، جو جب سطر بہ سطر دیکھے جائیں تو پہلے تنازعے کی اس سچائی کی واضح تائید کرتے ہیں جو 1843 کے پاپونیر چارٹ پر نمایاں کی گئی ہے۔ اور وہ سچائی یہ ہے کہ روم کو "تیرے لوگوں کے لٹیڑے" قرار دیا گیا ہے، جو اپنے آپ کو بلند کرتے ہیں، پھر گرتے ہیں، اور رویا کو قائم کرتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ 1843 کا چارٹ خداوند کے ہاتھ کی رہنمائی میں تیار کیا گیا تھا، اور اسے تبدیل نہیں کیا جانا چاہیے؛ اور کہ اعداد ویسے ہی تھے جیسا کہ اُس کی مرضی تھی؛ اور کہ اُس کا ہاتھ اس پر تھا اور اُس نے بعض اعداد میں ایک غلطی کو چھپا رکھا تھا، تاکہ جب تک اُس کا ہاتھ ہٹا نہ لیا گیا، کوئی اسے دیکھ نہ سکا۔" ابتدائی تحریرات، 74.

اس چارٹ پر مندرج سچائیوں کو رد کرنا بیک وقت روح نبوت کے اختیار کو رد کرنا ہے، اور وہ چارٹ واضح کرتا ہے کہ "رؤبا" کو قائم کرنے والا ریاستہائے متحدہ نہیں بلکہ روم ہے، اور یہی وہ "رؤبا" ہے جس کے بارے میں سلیمان ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اس "رؤبا" کے بغیر خدا کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

شیطان ... مسلسل جعلی چیزیں داخل کر رہا ہے—تاکہ حق سے بھٹکا دے۔ شیطان کا سب سے آخری فریب یہ ہوگا کہ وہ روح خدا کی گواہی کو بے اثر کر دے۔ "جہاں رویا نہیں، وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں" (امثال 29:18)۔ شیطان بڑی چالاکی سے، مختلف طریقوں سے اور مختلف ذرائع کے ذریعے، سچی گواہی پر خدا کے باقی رہنے والے لوگوں کے اعتماد کو متزلزل کرنے کے لیے کام کرے گا۔

گواہیوں کے خلاف ایک نفرت بھڑکائی جائے گی، جو شیطانی ہوگی۔ شیطان کی کوشش یہ ہوگی کہ ان پر کلیساؤں کا ایمان متزلزل کر دے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ: اگر روح خدا کی تنبیہات، توبیخیں اور نصیحتیں مانی جائیں تو شیطان کو اپنے فریب داخل کرنے اور جانوں کو اپنی گمراہیوں میں جکڑنے کے لیے اتنا واضح راستہ نہیں مل پاتا۔ منتخب پیغامات، کتاب 1، 48۔

وہ جو باطن تک دیکھتا ہے، جو سب انسانوں کے دلوں کو پڑھتا ہے، اُن کے بارے میں جنہیں بڑی روشنی ملی ہے، یوں کہتا ہے: 'وہ اپنی اخلاقی اور روحانی حالت کے سبب نہ غمگین ہوتے ہیں نہ حیران۔ ہاں، انہوں نے اپنی ہی راہیں اختیار کر لیں، اور اُن کی جان اپنی مکروہات میں لذت پاتی ہے۔ میں بھی اُن کے لیے اُن کی گمراہیاں اختیار کروں گا، اور اُن پر اُن کے خوف نازل کروں گا؛ کیونکہ جب میں نے پکارا تو کسی نے جواب نہ دیا؛ جب میں نے کہا تو انہوں نے نہ سنا؛ بلکہ انہوں نے میری آنکھوں کے سامنے برائی کی، اور وہ چیز اختیار کی جیسے میں پسند نہ کرتا تھا۔' خدا اُن پر زور آور گمراہی بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ پر ایمان لائیں، کیونکہ انہوں نے سچائی کی محبت قبول نہ کی تاکہ نجات پائیں، بلکہ ناراستی میں خوش رہے۔ اشعیا ۳:۶۶، ۴:۲-تہسلنیکیوں ۱۱:۲، ۱۰، ۱۲۔

"آسمانی معلم نے پوچھا: 'اس سے بڑھ کر کون سا فریب ذہن کو بہکا سکتا ہے کہ تم یہ دکھاؤ کرو کہ تم درست بنیاد پر تعمیر کر رہے ہو اور یہ کہ خدا تمہارے اعمال کو قبول کرتا ہے، جبکہ حقیقت میں تم دنیاوی مصلحت کے مطابق بہت سے کام انجام دے رہے ہو اور یہوواہ کے خلاف گناہ کر رہے ہو؟ آہ، یہ ایک بڑا فریب ہے، ایک دل فریب دھوکہ، جو ذہنوں پر قابض ہو جاتا ہے جب وہ لوگ جو ایک بار حق کو جان چکے ہوتے ہیں، دینداری کی صورت کو اس کی روح اور قدرت سمجھ بیٹھتے ہیں؛ جب وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ دولت مند ہیں اور مال و اسباب میں بڑھ گئے ہیں اور انہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں، حالانکہ حقیقت میں انہیں ہر چیز کی ضرورت ہے۔' ٹیسٹیمونیز، جلد 8، صفحات 249، 250۔"